فون ۴۴۹

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۱ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ ۲۳ نبوت ۱۳۵۷ہش ۲۳ نومبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۶۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ نومبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وعافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر لحظہ حضور کا حافظ وناصر ہو۔ آمین

میرے بیٹے عزیزم شاہد رؤف خان کا نکاح عزیزہ بشریٰ منان بنت مکرم میاں عبدالمنان صاحب آف ساہیوال سے محترم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے مبلغ پندرہ ہزار روپے حق مہر پر ۷ نومبر ۱۹۷۸ء کو ساہیوال میں پڑھا اور دعا کرائی۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

عزیزم شاہد رؤف حضرت شیخ محمد عبدالرشید صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آف بٹالہ کے پوتے ہیں اور عزیزہ بشریٰ منان حضرت شیخ محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نواسی اور محترم میاں علی محمد صاحب مسلّم مرحوم کی پوتی ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

(خاکسار عبدالرؤف خان آرڈیننس آفیسر سویلین۔ ۸ آفیسرز کالونی شامی روڈ لاہور چھاؤنی)

جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۷۸ء

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتِ احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسبِ سابق ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۷۸ء (منگل، بدھ، جمعرات) کو مرکزِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ العزیز۔ احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اب جو کچھ ملے گا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے ہی ملے گا

آپ کی پیروی کرنے سے انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب بن سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ (آل عمران: ۳۲)

ترجمہ:۔ تو کہہ (اے لوگو) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ (بھی) تم سے محبت کریگا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاِذَا نَھَیۡتُکُمۡ عَنۡ شَیۡءٍ فَاجۡتَنِبُوۡہُ وَاِذَا اَمَرۡتُکُمۡ بِاَمۡرٍ فَاۡتُوۡا مِنۡہُ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ۔ (بخاری ومسلم)

ترجمہ:۔ جب میں تم کو کسی بات سے روک دوں تو رک جاؤ اور جب کسی بات کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کیا کرو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"ہم نیکی کے ثمرات کو محدود نہیں کرتے اور نہ خدا تعالیٰ کے فضل اور فیوض کی حدبندی کرتے ہیں کہ وہ اب ختم ہوگئے ہیں اور کسی دوسرے کو نہیں مل سکتے یہ بات بالکل غلط ہے، اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی بات کی کمی نہیں ہے اور کوئی شخص بھی جو مجاہدہ کرے اور اس راہ میں جو اس نے بتائی ہے چلے محروم نہیں رہ سکتا ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ اب جو کچھ ملے گا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت اور اتّباع پر ملے گا... جیسا کہ فرمایا قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ یعنی ان کو کہہ دو کہ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوبِ الٰہی بن جاؤ تو میری اتّباع کرو اللہ تعالیٰ تم کو اپنا محبوب بنالے گا۔ اب غور کرو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتّباع محبوبِ الٰہی بنا دیتی ہے تو پھر اور کیا چاہیئے"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۶۳ تا صفحہ ۶۵)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ ذوالحجہ ۱۳۹۸ھ
۲۳ نبوت ۱۳۵۷ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برائیاں دُور کرنے والی سب سے اہم اور سب سے مقدم نیکی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِس امر پر متعدد جگہ روشنی ڈالی ہے کہ نیکی سے کیا مراد ہے۔ ایک جگہ اُس نے نیکی کی یہ خاصیت بیان کی ہے کہ وہ انسان کو بدیوں سے بچاتی ہے اور بُرائیوں کے سدِّباب کا موجب بنتی ہے نیکی کی اس خاصیت کی رُو سے کسی فعل کا ظاہری لحاظ سے نیکی کا آئینہ دار ہونا ہی کافی نہیں بلکہ وہ فعل حقیقی معنوں کی رُو سے نیکی اُس وقت شمار ہوگا جب اُس کے نیک اثرات ظاہر ہوکر بُرائیوں کو دُور کرنے اور انہیں مٹانے کا موجب بنیں۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے نیکی کی اِس بنیادی خاصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ (ہود آیت ۱۱۴)

ترجمہ :- یقیناً نیکیاں بُرائیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔

اِس لحاظ سے ایک کام بظاہر کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو لیکن اگر اس کے نتیجہ میں انسان میں پائی جانے والی بُرائیاں دُور نہ ہوں اور وہ ان میں اسی طرح ملوّث رہے تو وہ کام اُس کی ذات کے لئے حقیقی معنوں کی رُو سے نیکی شمار نہیں ہوگا اور یہ نہیں سمجھا جائے گا کہ عنداللہ کوئی نیکی بجالانے کی سعادت اس کے حصہ میں آئی ہے۔

نیکی کی اس تعریف اور خاصیّت پر پُورا اُترنے والا سب سے اہم اور سب سے مقدم عملِ خیر نماز ثابت ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی بنیادی خوبی ہی یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ گناہوں کے ارتکاب سے روکتی ہے اور نماز کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ ادا کرنے والا گناہوں کے ارتکاب سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نماز کے بنیادی فائدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ (العنکبوت آیت ۴۶)

ترجمہ :- یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

نماز کی اِس بنیادی خوبی کی وجہ سے لوگوں کے صحیح معنوں میں نمازی بن جانے کی صورت میں شیطان کے کاروبار کا ٹھپ ہونا یقینی ہے کیونکہ اس کا کام ہی لوگوں کو بُرائیوں اور بدیوں کی ترغیب دلانا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خبردار فرمایا ہے :-

وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ
(النور آیت ۲۲)

ترجمہ :- اور جو کوئی شیطان کے قدموں پر چلتا ہے تو وہ جان لے کہ شیطان بدیوں اور ناپسندیدہ باتوں کا حکم دیتا ہے۔

اسی لئے شیطان کی پوری کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو نمازی نہ بننے دے چنانچہ شیطان کی اِس کوشش سے خبردار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِى الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ○ (المائدہ آیت ۹۲)

ترجمہ : شیطان صرف یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جُوئے کے ذریعہ سے عداوت اور کینہ ڈال دے اور (وہ یہ چاہتا ہے کہ) تمہیں اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ اب کیا تم (ان باتوں سے) رُک سکتے ہو؟

پس سب سے بڑا حسنہ جس سے بدیاں دُور ہوتی ہیں اور گناہوں کا سدِّباب ہونے سے انسان شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا ہے نماز ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام نے قرآن مجید کی آیت اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ میں حسنات سے مراد نماز ہی لی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"نماز ایسی شے ہے کہ سیّئات کو دور کر دیتی ہے جیسے فرمایا اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ۔ نماز کل بدیوں کو دُور کر دیتی ہے۔ حسنات سے مراد نماز ہے۔ مگر آجکل یہ حالت ہو رہی ہے کہ عام طور پر نمازی کو مکّار سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ عام لوگ بھی جانتے ہیں کہ یہ لوگ جو نماز پڑھتے ہیں یہ اسی قسم کی ہے جس پر خدا نے واویلا کیا ہے کیونکہ اس کا کوئی نیک اثر اور نیک نتیجہ مترتب نہیں ہوتا۔ ..... میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر دس دن بھی نماز کو سنوار کر پڑھیں تو تنویر قلب ہو جاتی ہے مگر یہاں تو پچاس پچاس برس تک نماز پڑھنے والے دیکھے گئے ہیں کہ بدستور رُو بدنیا اور سفلی زندگی میں نگونسار ہیں اور انہیں نہیں معلوم کہ وہ نمازوں میں کیا پڑھتے ہیں اور استغفار کیا چیز ہے؟ ..... ایک افغان نماز تو پڑھتا ہے لیکن وہ اثر نماز سے بالکل بے خبر ہے۔ یاد رکھو رسم اور چیز ہے اور صلوٰة اور چیز۔ صلوٰة ایسی چیز ہے کہ اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے قرب کا کوئی قریب ذریعہ نہیں۔ یہ قرب کی کنجی ہے۔ اس سے کشوف ہوتے ہیں۔ اسی سے الہامات اور مکالمات ہوتے ہیں۔ یہ دعاؤں کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے لیکن اگر کوئی اس کو اچھی طرح سے سمجھ کر ادا نہیں کرتا تو وہ رسم اور عادت کا پابند ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۳۸ مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۲ء صلا۱۲)

جاگ اُٹھتا ہے نصیب دعائے سحر کے ساتھ

رکھ اپنی رسم و راہ کسی دیدہ ور کے ساتھ
اور بیٹھ اُٹھ ہمیشہ تُو اہلِ نظر کے ساتھ

کھوٹے کھرے میں فرق کی جس کو نہیں تمیز
کر دوستی کبھی نہ تُو اُس بے خبر کے ساتھ

بگڑے کبھی نہ تیرا مقدّر خدا کرے
پالا پڑے تجھے نہ کسی بدگہر کے ساتھ

خود بڑھ کے پیش قدمی کو آتی ہیں منزلیں
ذوقِ سفر بھی ہو اگر عزمِ سفر کے ساتھ

مر کر بھی پاسکے گا نہ وہ منزلِ مراد
جو رہ گیا چمٹ کے فقط رہگذر کے ساتھ

منزل قریب آئی تو رستہ بدل لیا
اُف توبہ! یہ سلوک شریکِ سفر کے ساتھ

ممکن نہیں کہ چین و سکوں ہو اُسے نصیب
اُلجھا لیا ہے جس نے بھی دل سیم و زر کے ساتھ

ہے جستجو وفا کی تو اے دوست دل لگا
اُس ربِّ کائنات شہِ بحر و بر کے ساتھ

پردے وہ درمیان سے دیتا ہے خود اُٹھا
جب آپ پیار کرنے پہ آئے بشر کے ساتھ

سچی دُعا وہی ہے کہ جس میں ہو اے ندیم
دل بھی تراگداز تری چشمِ تر کے ساتھ

صدیق اُٹھ کہ وقتِ سحر اب قریب ہے
جاگ اُٹھتا ہے نصیب دُعائے سحر کے ساتھ

محمد صدیق امرتسری
مربی سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا طرزِ استدلال اور "ھٰذَا رَبِّیْ" کی تفسیر

ایک دلچسپ علمی مذاکرہ اور اُس کی روئیداد

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری فاضل سابق مبلغ بلادِ عربیہ و افریقہ

(۲)

متعلقہ آیات کی صحیح تفسیر

آخر کار ان بزرگ علماء کی اس واضح رضامندی کے بعد مولانا محمد سلیم صاحب نے تقریباً آدھ گھنٹہ مذکورہ بالا آیات کی ایسے عام فہم اسلوب میں علمی تفسیر کی کہ سب حاضرین تسلی پا گئے اور عش عش کر اٹھے۔ آپ نے بتایا کہ:۔

"اَلْقُرْآنُ یُفَسِّرُ بَعْضُہٗ بَعْضًا"

کے مطابق ہمیں اس سلسلہ میں قرآن کریم کی دوسری آیات کو بھی ملحوظ رکھنا ہوگا اور کسی آیت کی ایسی تفسیر یا مفہوم بیان نہیں کیا جاسکتا جو کسی بھی دوسری آیت کے خلاف پڑتا ہو۔

اس کے بعد قرآن کریم میں جہاں جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خصوصاً ابراہیمی مباحثات اور طرز استدلال کا ذکر آیا ہے وہ بیان کر کے بتایا کہ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ کے بیان کردہ واضح ارشادات اور واقعات ثابت کرتے ہیں کہ آپؑ نے اپنی زندگی کے کسی حصہ میں بھی شرک نہیں کیا اور آپ کی تمام زندگی دیگر انبیاء کی طرح گناہ اور شرک سے پاک اور پاکیزہ تھی اس لئے ہم زیر بحث آیات کے ایسے معنی نہیں کرسکتے جو اس کے خلاف ہوں چنانچہ اس ضمن میں آپ نے وہ واقعہ بھی بیان کیا جبکہ اوائل جوانی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے چچا آذر انہیں بت فروشی کی دوکان پر بٹھا کر کسی کام کو گئے ہوئے تھے اور اس دوران ایک بوڑھے مشرک نے جب ان سے کوئی بت خریدنا چاہا تو آپؑ نے شرک کے خلاف اسے تبلیغ کر کے اور غیرت دلا کر بت خریدنے سے باز رکھا۔ پھر آپؑ نے اس واقعہ کو جھوٹ اور محض ایک اسرائیلی افسانہ ثابت کیا جس کے مطابق حضرت ابراہیمؑ کو پیدائش کے بعد جوانی تک دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کسی غار میں چھپائے رکھا گیا تھا جہاں وہ سورج چاند ستارے بلکہ عام روشنی دیکھنے سے بھی محروم رکھے گئے اور پھر جب جوان ہوکر باہر نکلے یا نکالے گئے تو پہلے ستارہ پھر چاند اور پھر سورج دیکھ کر غلطی سے انہیں خدا سمجھا اور آخر میں وہ سچے اور واحد خدا کو پہچان کر موحّد ہوگئے اور توحید کا پرچار کرنے لگے وغیرہ وغیرہ

قرائن اور سیاق و سباق

اس کے بعد آپ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بت خانہ میں جاکر سوائے سب سے بڑے بُت کے سب بتوں کا توڑنا اور

"بَلْ فَعَلَہٗ (فاعل)
کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا
فَاسْئَلُوْھُمْ اِنْ کَانُوْا
یَنْطِقُوْنَ"

کی صحیح تفسیر کرکے ثابت کیا کہ انہوں نے یہاں جھوٹ نہیں بولا تھا بلکہ اپنے طرز استدلال سے شرک سے بیزاری کا اظہار اور مشرکوں کا منہ بند کرنا اور انہیں ساکت کرنا مقصود تھا۔ پھر آپ نے بتایا کہ حضرت ابراہیمؑ کی زندگی کے ان تمام واقعات کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور زیر بحث آیات کے سیاق و سباق اور قرائن کے ہوتے ہوئے یہ کسی صورت میں بھی تصوّر میں نہیں آسکتی کہ انہوں نے "ھٰذَا رَبِّیْ" کہہ کر یقینی طور پر ستارے چاند اور سورج کو پوجا تھا۔

آپ نے بتایا کہ قرآن کریم کی ان آیات سے پہلے کی دو آیات میں تو حضرت ابراہیمؑ نہایت واضح طور پر اپنے چچا آذر کو شرک سے باز رہنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اِنِّیْ اَرٰکَ وَقَوْمَکَ
فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝"

کہ میں تجھے اور تیری قوم کو
شرک کی کھلی کھلی گمراہی میں
پاتا ہوں۔

پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اس کے معاً بعد وہ یقولون ما لا یفعلون والوں کی طرح خود اسی گمراہی میں پڑ جاتے۔ اسی طرح اس سے اگلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ابراہیمؑ کو آسمانوں اور زمینوں پر اپنی بادشاہت کے کرشمے دکھاتے رہے ہیں تاکہ وہ علم کامل اور یقین محکم میں سب سے بڑھ جائیں۔ پھر یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بجائے حضرت ابراہیمؑ کے علم کامل اور یقین محکم میں زیادتی کرنے کے انہیں اجرام فلکی کے شرک میں مبتلا کردیا ہو۔ پھر اسی واقعہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب دلائل قطعیہ ہم نے ابراہیمؑ کو سکھائے تھے تاکہ وہ اپنی مشرک قوم پر دلائل کے لحاظ سے غلبہ پاکر انہیں ساکت کردے اور وہ ان کی ہدایت کا موجب بنے لیکن یہ عجیب قطعیہ اور یقینی دلائل ہیں کہ بحث کے دوران ہی خود ابراہیمؑ بھی نعوذ باللہ! نعوذ باللہ شرک کے دلدادہ ہو کر مشرک ہوگئے۔

اسی طرح آگے آیت ۸۲-۸۳ بھی ثابت کرتی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نہ صرف ہمیشہ توحید کے عقیدہ پر مضبوطی سے قائم رہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا بھی پورا علم رکھتے تھے۔

ہر نبی معصوم ہوتا ہے

پس مندرجہ بالا قرائن اور سیاق و سباق اس کا یقینی ثبوت ہیں کہ ان آیات کے الفاظ سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہرگز نہیں ہے کہ گویا حضرت ابراہیمؑ سورج چاند ستاروں کو کچھ عرصہ خدا تسلیم کرنے کے بعد توحید کی طرف آئے تھے ایک عام نیک کے لئے بھی یہ جائز نہیں ہے چہ جائیکہ حضرت ابراہیمؑ جیسے عظیم نبی اور ابو الانبیاء سے یہ گناہ سرزد ہو۔ پس مشرکین کو ساکت کرنے اور انہیں لاجواب کرنے کے لئے یہ ان کا مخصوص طرزِ استدلال تھا اور کیا ایک لمحہ کے لئے بھی یہ تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ اپنی قوم سے اتنی دانشمندی اور ہوشیاری سے بحث کرنے اور مشرکین کو مبہوت کر دینے والے عظیم نبی کو اتنا بھی علم نہیں تھا کہ یہ سب اجرام فلکی غروب ہو جانے والی چیزیں تھیں گویا انہوں نے پہلے کبھی سورج چاند اور ستاروں کو غروب ہوتے دیکھا ہی نہیں تھا یا وہ دنیا میں نہیں رہتے تھے کہ وہ ان نظاروں سے اس مخصوص دن تک محروم رہے اور پہلی دفعہ یہ چیزیں ان کے سامنے غروب ہوئیں کوئی جاہل مطلق ہی ایسے تصور کرسکتا ہے۔

خاص طرز استدلال

پس "ھٰذَا اَکْبَرُ" کا فقرہ بھی انہوں نے مشرکین کو شرمندہ کرنے کے لئے تجاہل عارفانہ کے طور پر ہی استعمال کیا ہے تاکہ اپنی قوم کی جہالت اور بے وقوفی کو ان کے سامنے مزید اجاگر کرسکیں۔ اسی قسم کے طرز استدلال کو انگریزی میں IRONICAL یا SARACASTIC IRONY یعنی تجاہل عارفانہ یا استہزائی طنز کہا جاتا ہے جیسی کہ قرآن کریم میں بہت مثالیں ملتی ہیں مثلاً اللہ تعالیٰ جہنمی انسان کو آگ میں ڈالنے کے بعد فرمائے گا:۔

"ذُقْ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ
الْکَرِیْمُ"

کہ تو اپنے اعمال کے نتیجہ میں
اب یہ عذاب چکھ تو غالب
طاقتور اور عزت والا ہے

یعنی تو تو اپنے آپ کو ایسا سمجھتا تھا اب کیا ہوا تجھے؟ کہاں گئی وہ طاقت اور عزت؟

اس کے بعد اصل آیات کی طرف آتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ "ھٰذَا رَبِّیْ" کا یہ ترجمہ نہیں کہ یہ میرا رب ہے بلکہ استفہام انکاری کے طور پر حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا۔ کیا یہ میرا رب ہوسکتا ہے یعنی نہیں ہوسکتا کیونکہ اس نے تھوڑی دیر بعد تو غروب ہو جانا ہے اور جب غروب ہوگئی تو انہوں نے ستارہ پرستوں کا یہ بتلا کر منہ بند کردیا کہ یہ ڈوبنے والا میرا خدا کیسے ہوسکتا ہے جسے کوئی اور ہستی کنٹرول کرتی اور چڑھاتی اور ڈوباتی ہے اور اسی طرح آہستہ آہستہ تدریجی طور پر وہ اپنی قوم کے ستارے۔ چاند اور سورج پرست لوگوں کو توحید کی طرف لائے۔

قرآن کریم کا مخصوص اسلوب بیان

نیز قرآن کریم کا اسلوب بیان جاننے والے جانتے ہیں کہ قرآن کریم میں ہر بات اور ہر واقعہ نہایت جچے تلے مختصر الفاظ میں تسلی بخش طور پر بیان ہوا ہے اور قرآن کریم ہمیشہ مطلب کی TO THE POINT بات بیان کرتا ہے بلکہ بعض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جملہ اختصار اور ایجاز کے لئے بعض ایسے حروف اور الفاظ حذف بھی کر دیئے گئے ہیں جن کے بغیر اصل مطلب و مفہوم بآسانی سمجھ میں آسکتا ہو اور قدیم و جدید اور جاہلیت کے اور اسلام کے زمانہ کی نظم و نثر میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں جیسے

"قلت لہا قفی فقالت
قاف"

وغیرہ وغیرہ۔

پس اسی طرح یہاں ان آیات میں بھی اس کلام کو مؤثر اور طنزیہ بنانے کے لئے "ھٰذَا رَبِّیْ" سے پہلے ہمزہ استفہامیہ حذف کر دیا گیا ہے اصل میں "أَھٰذَا رَبِّیْ" ہے۔ کیا یہ میرا رب ہو سکتا ہے؟ اس کی مثال قرآن کریم میں دوسری جگہوں پر بھی موجود ہے جیسے کہ سورۃ یوسف میں حضرت یوسفؑ کے ملازم ان کے بھائیوں کو پکارتے ہیں کہ اے قافلہ والو:-

"اِنَّکُمْ لَسَارِقُوْنَ"

کیا تم چور ہو؟ یعنی کیا تم نے وہ گمشدہ برتن چرایا ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں پر ہمزہ محذوف ہے۔ اصل میں "أَ اِنَّکُمْ لَسَارِقُوْنَ" ہے۔ یعنی کیا تم نے چوری کی ہے؟ ورنہ جرم ثابت ہونے سے پہلے کسی کو مجرم قرار دے دینا الٰہی انصاف کے منافی ہے۔

امام الزمانؑ کی آمد کا ذکر

غرض قرآن کریم کی زیر بحث آیات کریمہ کی یہ علمی اور سیر حاصل تفسیر سن کر حاضرین بالخصوص وہ دونوں بزرگ علماء بھی بہت محظوظ ہوئے اس کے بعد بحث نے دوسرا رخ اختیار کر لیا یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد پر بحث چل پڑی اور رات گئے تک بڑی گرما گرمی سے جاری رہی بلکہ اس قدر دلچسپ اور مؤثر رہی کہ اسی کے دوران اس پارٹی کے مالکان وغیرہ بھی بجائے کسی تنگی کا اظہار کرنے کے توجہ سے سنتے رہے اور چائے اور کافی سے حاضرین کی تواضع کرتے رہے اور حاضرین میں سے چند مصری نوجوان اس علمی مذاکرہ سے اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے دوسرے روز اپنے علاقہ عباسیہ میں جو وہاں سے ڈیڑھ دو میل دور تھا آنے کی ہمیں دعوت دی۔ چنانچہ ہم اگلے روز وہاں گئے اور ان کے انتظام کے مطابق عباسیہ کے ایک قہوہ خانہ میں ان نوجوانوں سے اختلافی مسائل پر نصف شب تک باتیں ہوتی رہیں۔ انہوں نے اور بھی کئی دوستوں کو بلا رکھا تھا۔ یہ مجلس مذاکرہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اتنی کامیاب رہی کہ اس کے بعد چند دنوں کے اندر ان میں سے دو نوجوان بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے تھے۔

ایک نوجوان کا ایثار
اور مہمان نوازی

اس موقعہ پر نصف شب گزر جانے پر وہاں سے واپسی کے لئے ہمیں بس یا ٹرام ملنے کا کوئی امکان نہیں تھا اس لئے اس قہوہ خانہ سے نکل کر ہم نے ایک نوجوان مصری کلرک کی دعوت پر اس کے مکان پر رات گزاری جو ایک عمارت میں تیسری منزل پر صرف ایک کمرہ بیڈ روم اور باورچی خانہ پر مشتمل تھا انہوں نے ماحضر طعام بھی ہمیں پیش کیا اور اپنا وہ ایک ہی کمرہ ہمارے لئے خالی کر کے خود مع بیوی اور ایک بچے کے باورچی خانہ کے ایک کونے میں زمین پر بستر کر لیا۔

اگلے روز صبح اٹھنے کے بعد اس مخلص نوجوان نے بااصرار ہمیں ناشتہ کرایا اور پھر خود ہمارے ساتھ آ کر بڑے اہتمام سے ہمیں ٹرام پر سوار کر کے واپس ہوا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ بعد میں یہ نوجوان بھی ہمارے مرکز میں آتے رہے اور میرے قاہرہ سے واپس فلسطین جانے کے کچھ عرصہ بعد باقاعدہ جماعت میں شامل ہو گئے تھے۔

اس واقعہ سے عربی علماء اور عصر حاضر کے نوجوانوں میں تبلیغ کے طریق کار کی نشاندہی ہوتی ہے جو حسب حالات ہمارے نوجوان علماء اور مربی صاحبان کو اختیار کرنا چاہیے۔ یعنی خود کسی مسئلہ پر خواہ مخواہ کوئی چیلنج یا بحث کی طرح نہ ڈالنی چاہیے اور عجز و انکسار کا رنگ اختیار کر کے سچائی بیان کی جائے اور دوسروں کو متاثر کرنے کی کوشش کی جائے کہ اللہ تعالیٰ کو عاجزانہ راہیں بہت پسند ہیں۔

نیز اس واقعہ سے عربوں کی اس مثالی اور مشہور عام مہمان نوازی کی خوش کن یاد بھی تازہ ہوتی ہے جو اسلام کا طرۂ امتیاز ہے۔

○

درخواست دعا:

خاکسار کے نواسہ علی محمد کی آنکھوں کا اپریشن [illegible] ہسپتال میں ہو رہا ہے احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک محمد دین خادم نصرت آبادی۔ ربوہ)

محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب کی یادیں

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح منوں

الفضل میں محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب قادیانی مرحوم درویش کی وفات کا پڑھ کر مدتوں پہلے کے واقعات و حالات دل و دماغ میں پھرنے اور آنکھوں کے سامنے فلم کی طرح سامنے آنے لگے۔

محترم مولوی صاحب قادیان کے اصل باشندے تھے۔ اس لئے قادیانی کہلاتے تھے۔ ہائی سکول سے میٹرک میں کامیابی کے بعد آپ نے عربی کی تیاری شروع کی اور درجہ بدرجہ کامیابی حاصل کر کے جلد ہی مولوی فاضل کر لیا۔ ہم مدرسہ احمدیہ کی ساتویں جماعت میں تھے کہ آپ ہمارے عربی ادب کے استاد مقرر ہوئے اور یوں ہم ان کے ابتدائی شاگردوں میں سے ہوئے۔ محترم حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم، محترم مولوی عبدالرحمان صاحب مبشر۔ مکرم محمد احمد صاحب بھاگلپوری برادرم عبدالرحیم خان صاحب عادل وغیرہ خاکسار کے ہم جماعت تھے۔ ہمارے کورس میں علاوہ اور کتابوں کے حدیث عیسیٰ بن ہشام ایک عربی ناول بھی تھا جو لغویات سے مبرا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ آپ "اقرب الموارد" سے ایک کاغذ کے پرزے پر نوٹس لکھ کر لاتے اور بڑی توجہ سے لغت کی وضاحت کرتے تسلسل بھی بڑے عمدہ طور پر قائم رکھا کرتے

آپ تین بھائی تھے آپ سے عمر میں کافی بڑے مہر جلال دین مرحوم اور چھوٹے مولوی محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل مرحوم تھے۔

محترم مولوی صاحب کی پیدائش جیسا کہ الفضل میں شائع ہوئی ہے ۱۹۰۱ء ہے مہر جلال الدین صاحب کی پیدائش کا اگر کم سے کم بھی لگایا جائے تو چھ سات سال کا فرق یقینی ہے۔ وہ میرے اچھی طرح سے واقف تھے اور ان کے متعلق مشہور تھا کہ صحابی ہیں۔ ان کے والد ماجد کا انتقال تو ہمارے زمانے سے کافی عرصہ پہلے ہو چکا تھا۔ ویسے تواتر سے سنا ہے کہ قادیان کے قدیم باشندوں میں سے جو بزرگ اول اول ایمان لائے وہ بھی ان ہی میں سے ایک تھے۔ مہر جلال الدین صاحب مرحوم بھی مولوی صاحب کی طرح پیدائشی احمدی تھے اگر مولوی صاحب سے ان کی عمر سات سال بھی زیادہ ہو تو ان کی پیدائش ۱۸۹۵ء کے لگ بھگ بنتی ہے

آپ کے چچا ٹھیکیدار غلام محمد صاحب کے والد حضرت مہر قطب الدین صاحبؓ بڑے کم گو تھے۔ بزرگی اور نورانیت کے آثار چہرے سے عیاں تھے۔ آپ کا انتقال پاکستان میں ہی ہوا تھا۔ قادیان کے مہمان خانہ سے بٹالہ کی سڑک کو جانے والے رستے کے موڑ سے شروع ہو کر مسجد فضل اور ڈھاب تک ان کے گھر تھے۔ مسجد سے بالکل قریب محترم مولوی صاحب اور محترم مہر قطب الدین صاحب کے کشادہ دیہاتی طرز کے مکان تھے۔ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی کچھ تھوڑی تھوڑی زمینوں پر موروثی حقوق رکھتے تھے اور سارا محلہ دیہاتی طرز زندگی رکھتا تھا۔

مسجد فضل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا کرتے تھے۔

محترم مولوی صاحب مرحوم کا رنگ کھلتا ہوا سفید۔ قد موزوں۔ نقش بڑے خوبصورت ستواں ناک۔ اور کھلی پیشانی تھی۔ بچپن سے ایک پاؤں میں نقص تھا اس لئے سوٹی استعمال کرتے تھے۔ درویشی کے زمانہ میں صرف ایک بار ربوہ تشریف لائے۔ ان دنوں میں نے بھی آپ سے ملاقات کی۔ بڑے سادہ لباس میں قمیص اوڑھے ہوئے آپ مجسم درویش نظر آتے تھے۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم مولوی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور ان کی ساری خدمات کو قبول کرے اور آپ کی اولاد اور بیگم صاحبہ کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین!

○

ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

خریداران و ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں کہ ماہ نومبر ۱۹۷۸ء کے رسائل خالد و تشحیذ شائع نہیں ہو رہے ہیں بلکہ ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۷۸ء کے رسائل اکٹھے ماہ دسمبر ۱۹۷۸ء میں شائع ہوں گے اور ۱۵ دسمبر ۱۹۷۸ء تک سپرد ڈاک کئے جائیں گے۔

مینیجر
ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ سالانہ ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء

پہلا دن ۲۶ر فتح مطابق ۲۶ر دسمبر بروز منگل

اجلاس اوّل

۱۰-۳۰ تا ۱۰-۴۵ تلاوتِ قرآن کریم و نظم

۱۰-۴۵ تا ۱۱-۱۵ افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۱-۱۵ تا ۱۲-۰۰ خدا تعالیٰ کی صفتِ تکلم — مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا

۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰ تیاری نماز

۱-۳۰ تا ۲-۰۰ نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵ تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۱۵ تا ۳-۰۰ مسئلہ جہاد — مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد

۳-۰۰ تا ۳-۴۵ مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت کی تاریخ — مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر

۳-۴۵ تا ۴-۳۰ وفاتِ مسیح علیہ السلام اور احیاء اسلام — مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت

دوسرا دن ۲۷ر فتح مطابق ۲۷ر دسمبر بروز بدھ

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۳۰ تلاوتِ قرآن کریم و نظم

۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵ اسلام میں اختلافات کا آغاز — مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ

۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰ روزمرہ کے مسائلِ فقہ (نماز، طلاق، خلع، وراثت) — مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں — مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰ وقفہ اعلانات

۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰ تیاری نماز

۱-۳۰ تا ۲-۰۰ نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵ تلاوتِ قرآن کریم و نظم

۲-۱۵ خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تیسرا دن ۲۸ر فتح مطابق ۲۸ر دسمبر بروز جمعرات

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۳۰ تلاوتِ قرآن کریم و نظم

۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵ عہدِ حاضر اور فیضانِ نبوتِ محمدیہ — مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ

۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام — مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید ربوہ

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵ فضائلِ قرآن کریم — مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم وقفِ جدید

۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰ وقفہ اعلانات

۱۲-۰۰ تا ۱-۳۰ تیاری نماز

۱-۳۰ تا ۲-۰۰ نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵ تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۱۵ خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پروگرام جلسہ سالانہ برائے خواتین ۱۳۴۹ ہش / ۱۹۷۰ء

پہلا دن ۲۶ر فتح مطابق ۲۶ر دسمبر بروز منگل

اجلاس اوّل

۱۰-۳۰ تا ۱۰-۴۵ تلاوتِ قرآن کریم و نظم (از مردانہ جلسہ گاہ)

۱۰-۴۵ تا ۱۱-۱۵ افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز (از جلسہ گاہ مردانہ)

۱۱-۱۵ تا ۱۱-۲۰ نظم — مکرمہ صاحبزادی امۃ الناصر نصرت صاحبہ

۱۱-۲۰ تا ۱۱-۴۰ خطاب حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

۱۱-۴۰ تا ۱۲-۰۰ خطاب حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی

۱۲-۰۰ تا ۱۲-۱۵ تربیتِ اولاد — مکرمہ نسیم سعید صاحبہ

۱-۳۰ تا ۲-۰۰ وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۰ تلاوت قرآن کریم — مکرمہ ثریا خانم صاحبہ

۲-۱۰ تا ۲-۲۰ نظم — مکرمہ رفعت شاہانہ صاحبہ

۲-۲۰ تا ۲-۴۰ تعلق باللہ — مکرمہ امۃ المالک صاحبہ

۲-۴۰ تا ۳-۰۰ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام — مکرمہ امۃ الشکور صاحبہ بنت پیر معین الدین صاحب

۳-۰۰ تا ۳-۴۵ مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت کی تاریخ — مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر (از مردانہ جلسہ گاہ)

۳-۴۵ تا ۴-۳۰ وفات مسیح علیہ السلام اور احیاء اسلام — مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت "

دوسرا دن ۲۷ر فتح مطابق ۲۷ر دسمبر بروز بدھ

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۳۰ تلاوت قرآن کریم و نظم (از مردانہ جلسہ گاہ)

۹-۳۰ تا ۱۰-۱۵ اسلام میں اختلافات کا آغاز — مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ "

نظم — مکرمہ صاحبزادی امۃ المومن منا صاحبہ

۱۰-۱۵ تا ۱۰-۳۵ تقریر — حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی

۱۰-۳۵ تا ۱۰-۵۵ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم — مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ

۱۰-۵۵ تا ۱۱-۰۵ تلاوت قرآن پاک — مکرمہ ناہید سبوحی صاحبہ

۱۱-۰۵ تا ۱۱-۱۰ نظم — مکرمہ صاحبزادی ریحانہ باسمہ صاحبہ

۱۱-۱۰ خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱-۳۰ تا ۲-۰۰ وقفہ نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵ تلاوت قرآن کریم و نظم (از مردانہ جلسہ گاہ)

۲-۱۵ خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز " "

تیسرا دن ۲۸ر فتح مطابق ۲۸ر دسمبر بروز جمعرات

اجلاس اوّل

۹-۱۵ تا ۹-۳۰ تلاوت قرآن کریم — مکرمہ طیبہ ثمین صاحبہ

نظم — مکرمہ ثمرینہ ہاشمی صاحبہ

۹-۳۰ تا ۹-۵۵ اسلامی پردہ — مکرمہ رضیہ درد صاحبہ

۹-۵۵ تا ۱۰-۱۵ الخیر کلہ فی القرآن — مکرمہ امۃ الحکیم لئیق صاحبہ

۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰ سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام — مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب (از مردانہ جلسہ گاہ)

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۴۵ فضائل قرآن کریم — مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب " "

۱-۳۰ تا ۲-۰۰ وقفہ نماز ظہر و عصر

اجلاس دوم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵ تلاوت قرآن کریم و نظم (از مردانہ جلسہ گاہ)

۲-۱۵ خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز " "

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم تر حسین تر

محمود ٹاؤن

آئی سی ایف اور نیوپاک جیولرز کا عظیم ترین مشترکہ رہائشی منصوبہ

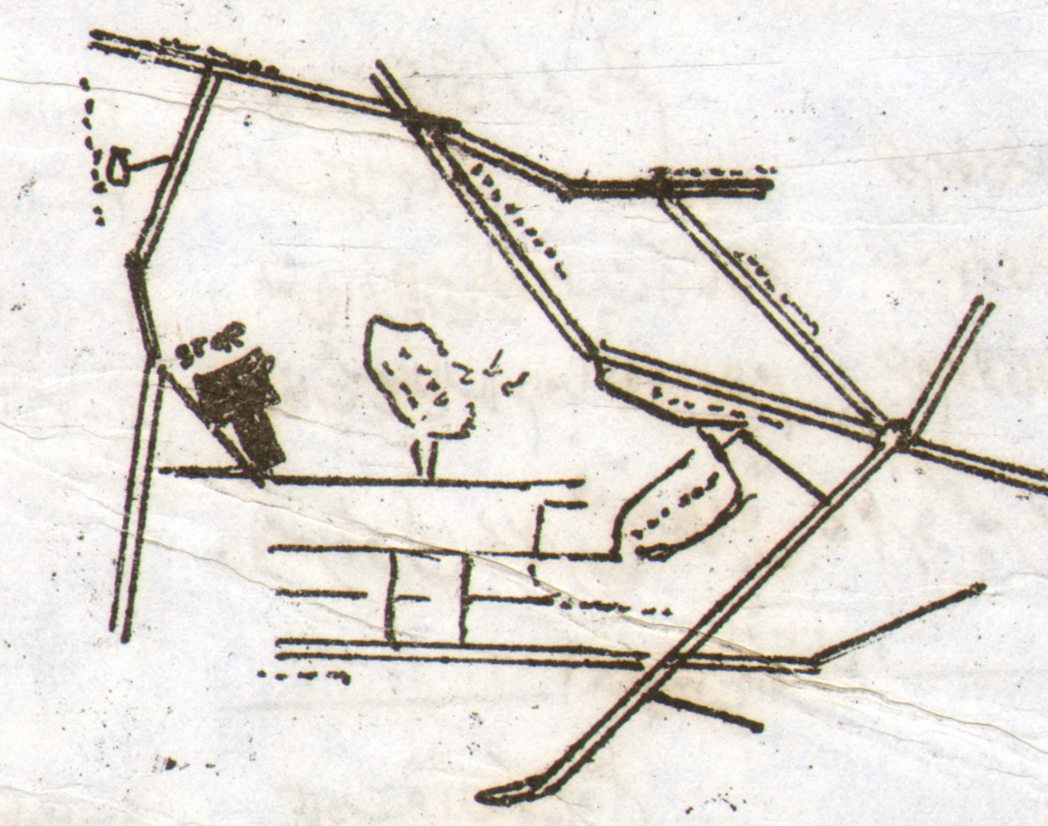

ماڈل ٹاؤن سے ذرا آگے لاہور کی اضافی بستی ٹاؤن شپ کے بالمقابل ۲۶۰۰ کنال پر پھیلی ہوئی شہر لاہور کی جدید ترین رہائشی بستی جہاں فیروزپور روڈ، ماڈل ٹاؤن، فیصل ٹاؤن اور ٹاؤن شپ سے آنے والے راستوں کا سنگم ہوتا ہے۔

ایل ڈی اے کی پلاننگ کے عین مطابق

- محلِ وقوع کے اعتبار سے بہترین
- ایک ایک کنال کے پلاٹوں پر مشتمل فرسٹ فیز کو چار بلاکوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔
- آمد و رفت اور نقل و حمل کی سہولتوں کے پیشِ نظر ۱۵۰ فٹ چوڑی مین روڈ سے ۶۰ فٹ چوڑی سڑک ملحقہ باقی سڑکوں کی کم از کم چوڑائی ۳۰ فٹ
- وسیع و عریض کھیل کے میدان اور خوبصورت پارک
- مسجد محمود، کالج، ڈسپنسری، ہسپتال، ڈاکخانہ، تارگھر اور دوسری تمام اضافی سہولتوں کے ساتھ

سیوریج پائپ لائن، پکی سڑکوں کی تعمیر، سٹریٹ لائیٹس کی تنصیب اور دوسرے تعمیراتی کام تیزی سے جاری ہیں۔ جن کے مکمل ہونے کے بعد محمود ٹاؤن کو سرسبز و شاداب بنانے کے منصوبے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔

سوئی گیس، بجلی اور ٹیلی فون کی سہولتیں بہت جلد فراہم کر دی جائیں گی۔

	۶۰ فٹ چوڑی سڑک سے ملحقہ	۳۰ فٹ چوڑی سڑک سے ملحقہ
قیمت: اے بلاک	۴۰ ہزار روپے فی کنال	۳۰ ہزار روپے کنال
بی بلاک	۴۰ ہزار روپے فی کنال	۳۰ ہزار روپے کنال
سی اور ڈی بلاک		۲۵ ہزار روپے کنال

تجارتی پلاٹوں پر قیمت : ۱۲ ہزار روپے فی دوکان

مخصوص پلاٹوں کی قیمت : ۲۵ فیصد زائد ہوگی۔

ترقیاتی اخراجات ۲۰ ہزار روپے فی کنال ہیں، جو تین قسطوں میں چھ ماہ کے اندر ادا کئے جا سکتے ہیں

پلاٹ کی کُل قیمت کا ایک چوتھائی بطور زرِ بیعانہ آئی سی ایف کی کسی بھی شاخ میں جمع کرا کے الاٹمنٹ سرٹیفکیٹ حاصل کریں۔

بقایا رقم ۴۵ دن کے اندر، بمعہ خرچہ رجسٹری جمع کروا کے بیعنامہ رجسٹرڈی مکمل کرائیں۔

محمود ٹاؤن کا نقشہ انتہائی تجربہ کار اور قابل ماہرین تعمیرات نے تیار کیا ہے اور اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ محمود ٹاؤن ہر لحاظ سے ایک جدید ترین رہائشی بستی ہو۔

جہاں پر آئی سی ایف کی برانچ نہ ہو تو ڈرافٹ یا چیک بنام آئی سی ایف اچھرہ روانہ کریں۔

تفصیلات کے لئے

نیوپاک جیولرز ۱۱ فیروزپور روڈ اچھرہ لاہور فون ۴۰۹۷۴

انڈسٹریل اینڈ کمرشل فنانس لمیٹڈ

ICF

کی کسی بھی شاخ سے رجوع کریں۔

جینسنز بلڈرز ہیڈ آفس محمود ٹاؤن :- ۶ اورنگ زیب بلاک نیو گارڈن ٹاؤن لاہور فون ۴۱۰۹۷۴